نوحہ شہزادہ علی اصغرؑ

خیمے کے در سے ماں نے دیکھا ہے تیر چلتے
اب زندگی لگے گی مادر کا دل سنبھلتے

وہ ماں بھلا سنبھالے کس طرح اپنے دل کو
دیکھا ہو جس نے اپنے کمسن کو خوں اُگلتے

ہاتھوں میں شہؑ کے دیکھا اصغرؑ کا خون ماں نے
دیکھا ہے پھر وہی خوں چہرے پہ شہؑ کو ملتے

چہرے کو شہؑ کے دیکھا دیکھا کبھی فلک کو
اصغرؑ کو دیکھا ماں نے جب کروٹیں بدلتے

وہ جھولا جس میں ماں نے بے شِیر کو جھلایا
دیکھا ہے پھر وہ جھولا خیموں کے ساتھ جلتے

عاشور کی سحر تک آباد گھر جو دیکھا
ویراں اُسی کو دیکھا شامِ الم کے ڈھلتے

اصغرؑ کا لاشہ دیکھا مادر نے دفن ہوتے
دیکھا ہے پھر وہ لاشہ نیزے پہ بھی نکلتے

ذبحِ عظیم کی جب تفسیر میں نے دیکھی
دیکھا لہو کا دریا ہر لفظ سے نکلتے

اے نورؔ غم کی ماری مادر کے درد لکھ کر 225
رونے لگا قلم بھی کاغذ پہ چلتے چلتے